حضرت مولانا امین گل صاحب مدظلہٗ
صدر مدرس مدرسہ عربیہ ٹل

التبرک باٰثار الصالحین

آثار صالحین کے تبرک کے متعلق برائے وضاحت چند احادیث مقدسہ نقل کر کے پیش کر رہا ہوں، تاکہ یہ ثابت ہو سکے کہ یہ طریقہ مسنونہ سلف صلحاء سے منقول ہو کر چلا آ رہا ہے۔ اور کسی نے اسکو برا نہیں سمجھا ہے۔

عن اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالٰی عنہا انہا اخرجت جبۃ طیالیسۃ کسروانیۃ لہا لبنۃ (رقعۃ فی جیب القمیص نووی) دیباج وفرجیہا مکفوفین بالدیباج فقالت ھٰذہ کانت عند عائشۃؓ حتی قبضت فقبضتہا وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبسہا فنحن نغسلہا للمرضٰی نستشفی بہا۔ آہ صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۹۰

حضرت اسماءؓ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے ایک طیلسانی کسروانی جبہ نکالا جس کے گریبان اور دونوں چاک پر ریشم کی سنجاف لگی تھی۔ اور کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ ہے۔ جو حضرت عائشہؓ کے پاس تھا۔ ان کی وفات کے بعد میں نے ان سے لے لیا۔ حضور علیہ السلام اسکو پہنا کرتے تھے۔ ہم اسکو پانی میں دھو کر وہ پانی بیماروں کو پلا دیتے ہیں، شفا حاصل کرنے کیلئے (راس الاربعین ص ۵۲۵ حکیم الامت تھانویؒ المتوفی ۱۳۶۲ھ)

اس حدیث شریف کی شرح میں امام نوویؒ المتوفی ۶۷۶ھ فرماتے ہیں۔ کہ اس حدیث میں دلیل ہے۔ کہ صالحین کے آثار اور ان کے مبارک کپڑوں سے تبرک حاصل کرنا مستحب ہے۔

وفیہ دلیل علی استحباب التبرک باٰثار الصالحین وثیابہم آہ۔ نووی ج ۲ ص ۱۹۱

ہجرت نبویؐ کے اولین دور اور ابتدائی ایام میں جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوایوب انصاریؓ کے مکان میں تشریف فرما ہو کر سکونت پذیر ہونے لگے۔ اور کھانا بھی وہ

اپنے گھر میں پکا کر بھیجنے لگے. تو ان کا معمول تھا کہ جب وہ بچا ہوا طعام دربارِ رسالت سے واپس اُن کے ہاں پہنچ جاتا. تو جس جگہ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انگلیوں کے نشان پاتے. تو انہی مقامات سے تبرکاً کھا لیا کرتے ۔ فاذا جیئ الیہ سأل عن موضع اصابعہ فیتتبع موضع اصابعہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ مسلم شریف ج۲ ص۱۸۳ ۔

امام نووی فرماتے ہیں. کہ اس سے اہل الخیر کے بقیہ طعام سے تبرک حاصل کرنا ثابت ہوا۔ ففیہ التبرک بآثار اھل الخیر فی الطعام وغیرہ آہ ۔ نووی ج۲ ص۱۸۳ ــــ اور سلف صالحین کا بھی یہی قاعدہ تھا۔ ونقلوا ان السلف کانوا یتحبون افضال ھذہ الفضلۃ المذکورۃ وھذا الحدیث اصل ذالک کلہ (نووی ج۲ ص۱۸۳ ۔)

صالحین کے لباس سے تبرک

کسی صحابیہؓ نے اپنے ہاتھ کی بنی ہوئی چادر دربارِ رسالت میں بدیں غرض پیش کی. کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اسکو پہن لیں. اللہ کی شان دیکھیے. اسی وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ضرورت بھی تھی. حضورؐ نے قبول فرما کر پہن لی. اتفاقاً ایک صحابیؓ نے درخواست پیش کی ــــ کہ یا رسول اللہ! مجھے عنایت کیجئے. حضورؐ نے فرمایا: بہت خوب. لے لو۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چلے جانے کے بعد صحابہ کرامؓ اسکو ملامت کرنے لگے کہ تم کو خوب معلوم ہے. کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی سائل کا سوال رد نہیں کرتے. اور ان کو ضرورت تھی مگر تم نے مانگ لی. ایسا کرنا ٹھیک نہیں تھا ــــ صحابیؓ نے جواباً کہا کہ میں نے اس لئے مانگی کہ شاید میں اس میں موت کے بعد کفنایا جاؤں. اور یہ تبرک مجھے نصیب ہو جائے۔

فلما قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم لامہ اصحابہ. فقالوا ما احسنت حین رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذھا (البردۃ) محتاجاً الیہ. ثم سألتہا ایاھا. وقد عرفت انہ لا یسأل شیئاً فیمنعہ. فقال رجوت برکتہا. حین لبسہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی اکفن فیہا ــــ رواہ البخاری عن سہل ابن سعد ج۲ ص۸۹۳ ۔

عن ام عطیۃؓ فی قصۃ غسل زینب بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتکفینہا قالت فالقی حقوہ فقال اشعرنہا ایاہ ۔ متفق علیہؓ (مشکوٰۃ ص۱۵۱)

اس حدیث شریف کا ترجمہ میں خود نہیں کرتا. بلکہ حکیم الامت علامہ تھانوی المتوفی ۱۳۶۲ھ کا

۱؎ وھکذا فی فتح الباری وفیہ التبرک بآثار الصالحین آہ ج۲ ص۳۴۲

ترجمہ پیش کرتا ہوں ۔ وہ فرماتے ہیں : حضرت ام عطیہؓ حضرت زینبؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل و کفن کے واقعہ میں روایت کرتی ہیں ۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا تہہ بند ہمارے پاس ڈال دیا ۔ کہ اس کو مرحومہ کے بدن سے مماس کر کے پہناؤ ۔ یعنی سب سے نیچے اسکو رکھو (تاکہ اسکی برکت بدن سے متصل رہے)

حضرت شیخ عبدالحق صاحبؒ المتوفی ۱۰۵۲ھ لمعات شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں ۔ کہ یہ حدیث آثار و ملبوسات صالحین سے برکت لینے میں اصل ہے ۔

معلوم ہوا ۔ کہ تبرکات سے برکت حاصل کرنے کا ایک یہ بھی طریقہ ہے ۔ کہ بعد موت کے اسکو کفن میں رکھ دیا جائے ۔ (مواعظ اشرفیہ رأس الراجعین ص ۵۲۰ از حکیم الامت تھانویؒ)

رئیس الاولیاء شاہ فقیر اللہ صاحب ۔ مکتوبات میں فرماتے ہیں :

واوصی عمر بن عبد العزیزؒ ان یدفن معہ شعر کان عندہ من شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال اظفار فاجعلوہ فی کفنی ففعلوا ذالک وروی محمد ابن سعدؒ کاتب الواقدی بسندہ فی طبقاتہ وغیرہ انہ لما احتضر معاویہؓ اوصی ان یکفن فی قمیص کساہ ایاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان یجعل من ما یلی جسدہ وکان عندہ قلامۃ اظفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاوصی ان یسحق ویجعل فی عینیہ وفمہ وقال افعلوا ذالک بی ۔ وخلوا بنی وبین ارحم الراحمین ۔ (مکتوبات شاہ فقیر اللہ صاحب السید العلویؒ ص ۱۴۳ مکتوب چہل ویکم)

حاصل یہ ہے کہ ۱ ۔ عمر بن عبد العزیزؒ نے وصیت فرمائی ۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کو میرے کفن میں رکھ کر میرے ساتھ دفنایا جاوے ۔

۲ ۔ مرتے وقت حضرت امیر معاویہؓ نے وصیت کی ۔ کہ مجھے اس قمیص میں کفنایا جائے ۔ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے پہنائی تھی ——— اور میرے پاس جو تراشیدہ ٹکڑے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ناخنوں کے محفوظ ہیں ۔ وہ پیس کر میرے منہ اور میری آنکھوں میں ڈالا جائے ۔ پھر میرا اور میرے رحیم پروردگار کا معاملہ ہوگا ۔ تم لوگ بیچ سے نکل جاؤ ۔ اور مجھے اکیلا اس کے سامنے رکھ چھوڑو ۔ وہی ارحم الراحمین ہے ۔

مبارک پسینہ

ایک موقعہ پر حضرت انسؓ ابن مالک کی والدہ ام سلیمؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک پسینہ

اپنی بوتل میں جمع کر رہی تھیں۔ جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے تھے۔ بیدار ہو کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ یہ کیا کر رہی ہو۔؟ ام سلیمؓ نے کہا۔ کہ بامید برکت اپنے بچوں کیلئے (جمع کر رہی ہوں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تحسین کی۔ اور فرمانے لگے۔ کہ ٹھیک ہے۔ تم اپنی مراد میں کامیاب ہو گئی۔

نَفَزَعَ (اِسْتَیقَظَ مِنْ نومہ) النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما تصنعین یا ام سلیم؟ فقالت یا رسول اللہ! نرجو برکتہ، فقال اَصَبْتِ آہ (مسلم شریف صفحہ ۲۵۷ ج ۲ باب طیب عرقہ صلی اللہ علیہ وسلم والتبرک بہ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک پسینہ کو تبرکاً لینے اور جمع کرنے والی عورت ام سلیمؓ کی تحسین کی۔ اور منع نہیں فرمایا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز صبح سے فارغ ہوتے۔ تو خدام مدینہ پانی کے برتن بھر بھر کر لاتے۔ تاکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مبارک اور پاکیزہ ہاتھ اس میں ڈبو دیں۔ اور لوگ تبرک حاصل کریں۔ راوی حضرت انسؓ ابن مالک فرماتے ہیں۔ کہ لبا اوقات ایسا بھی ہو جاتا۔ کہ لوگ سخت سردی کے موسم میں پانی لے آتے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس میں بھی اپنا مبارک ہاتھ ڈبو دیتے۔

عن انسؓ بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الغداۃ جاءہ خدم المدینۃ بآنیتہم فیہا الماء۔ فما یُؤتٰی باناءٍ الّا غمس یدہٗ فیہ وربما جاءُوہُ فی الغداۃ الباردۃ فیغمس یدہٗ فیہا آہ (مسلم شریف صفحہ ۲۵۶ ج ۲ باب قرب صلی اللہ علیہ وسلم من الناس وتبرکہم بہ وتواضعہ لہم۔

اسکی شرح میں امام نوویؒ المتوفی ۶۷۶ھ فرماتے ہیں:

وفیہ التبرک بآثار الصالحین وبیان ما کانت الصحابۃ رضؓ علیہ من التبرک بآثارہ صلی اللہ علیہ وسلم وتبرکہم بادخال یدہ الکریمۃ فی الآنیۃ آہ نووی علی المسلم صفحہ ۲۵۶ ج ۲ ۔

★